بچے کا نام راحمین رکھنا

مجیب: مولانا محمد نور المصطفیٰ عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-3731

تاریخ اجراء: 17 شوال المکرم 1446ھ /16 اپریل 2025ء

دار الافتاء اہلسنت
(دعوت اسلامی)

سوال

بچے کا نام راحمین رکھنا کیسا ہے؟

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡجَوَابُ بِعَوۡنِ الۡمَلِكِ الۡوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الۡحَقِّ وَ الصَّوَابِ

راحمین، راحم کی جمع ہے اور راحم کا معنی ہے "رحم کرنے والا" کبھی کسی خاص مقصد کے لیے ایک شخص کے لیے جمع کا لفظ واحد کے معنی میں بطور اسم استعمال کر لیا جاتا ہے۔ اور شرعی طور پر "راحمین یا راحم" نام رکھنا جائز ہے کہ ممنوع ہونے کی کوئی وجہ نہیں؛ کیونکہ نہ یہ ان اسماء میں سے ہے جو اللہ تعالی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی ذات کے ساتھ خاص ہوں، نہ یہ بے معنی ہے، نہ اس کے معنی برے و مذموم ہیں، نہ فخر و تکبر پر مشتمل ہے، نہ اس میں ممنوعہ تزکیہ اور خود ستائی ہے، نہ شریعت مطہرہ میں اس کی ممانعت وارد ہوئی ہے۔ تاہم بہتر یہی ہے کہ لڑکے کا نام نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم کے مبارک ناموں، یا صحابہ کرام و اولیائے عظام کے ناموں میں سے کسی نام پر رکھا جائے کہ حدیث پاک میں اچھوں کے نام پر نام رکھنے کی ترغیب ارشاد فرمائی گئی، اور امید ہے کہ ان بزرگ ہستیوں کی برکت بھی شامل حال ہو گی۔

حدیث مبارک میں "راحمون" کا اطلاق بندوں پر کیا گیا ہے جس سے واضح ہے کہ یہ نام اللہ پاک کے ساتھ خاص نہیں، سنن ترمذی میں ہے

"قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: الراحمون يرحمهم الرحمن، ارحموا من في الأرض يرحمكم من في السماء"

ترجمہ: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "رحم کرنے والوں پر رحمٰن (اللہ) رحم کرتا ہے، تم زمین والوں پر رحم کرو، آسمان والا تم پر رحم کرے گا۔" (سنن الترمذی، جلد 04، صفحہ 323، مؤسسۃ الرسالۃ)

اس حدیث کے تحت المنھل العذب المورود میں ہے

"والراحمون جمع راحم وھو یصدق بقلیل الرحمۃ و کثیرھا"

ترجمہ: الراحمون، راحم کی جمع ہے اور قلیل و کثیر رحمت والے ہر فرد پر صادق آتا ہے۔ (المنھل العذب المورود، جلد 08، صفحہ 277، مطبعۃ الاستقامۃ، القاھرۃ)

فیروز اللغات میں ہے "راحم: رحم کرنے والا۔" (فیروز اللغات، صفحہ 737، مطبوعہ لاہور)

النحو الوافی میں ہے

"جری الاستعمال قدیماً وحدیثاً علی تسمیۃ فرد من الناس وغیرھم باسمٍ، لفظہ مثنی ولکن معناہ مفرد، بقصد بلاغي کالمدح، أو الذم، أو التلمیح مثل: "حمدان" تثنیۃ: "حمْد"

ترجمہ: ہر نئے پرانے زمانے میں لوگوں میں ایک شخص کا نام بھی تثنیہ کے لفظ کے ذریعہ رکھنا مستعمل ہے، لیکن اس کا معنٰی مفرد ہی ہوتا ہے، بلاغت کے پیشِ نظر جیسے مدح یا ذم یا تلمیح یعنی اشارے کے لیے جیسے "حمد" کی تثنیہ "حمدان"۔ (النحو الوافي، الاعراب والبناء، المسئلۃ التاسع، جلد 01، صفحہ 125-126، دار المعارف)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"من ولد لہ ولد فلیحسن اسمہ"

ترجمہ: جس شخص کے ہاں بچہ پیدا ہو تو وہ اس کا اچھا نام رکھے۔ (شعب الایمان، جلد 11، صفحہ 137، مکتبۃ الرشد، ریاض)

اس حدیث مبارک کی شرح بیان کرتے ہوئے مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الرحمٰن ارشاد فرماتے ہیں: **"اچھے نام کا اثر نام والے پر پڑتا ہے، اچھا نام وہ ہے جو بے معنی نہ ہو جیسے بدھوا، تلوا وغیرہ اور فخر و تکبر نہ پایا جائے جیسے بادشاہ، شہنشاہ وغیرہ اور نہ برے معنی ہوں** جیسے عاصی وغیرہ۔ بہتر یہ ہے کہ انبیاء کرام یا حضور علیہ السلام کے صحابہ عظام، اہلبیت اطہار کے ناموں پر نام رکھے جیسے ابراہیم و اسمٰعیل، عثمان، علی، حسین و حسن وغیرہ عورتوں کے نام آسیہ، فاطمہ، عائشہ وغیرہ اور جو اپنے بیٹے کا نام محمد رکھے وہ انشاء اللہ بخشا جائے گا۔ (مرآۃ المناجیح، جلد 5، صفحہ 45، قادری پبلشرز)

حدیث پاک میں ہے:

"تسموا بخیارکم"

ترجمہ: نیک ہستیوں کے نام پر نام رکھو۔ (مسند الفردوس للدیلمی، جلد 02، صفحہ 58، مطبوعہ: بیروت)

مراۃ المناجیح میں ہے: "بہتر یہ ہے کہ انبیاء کرام یا حضور علیہ السلام کے صحابہ عظام، اہلبیت اطہار کے ناموں پر نام

رکھے جیسے ابراہیم واسمعیل، عثمان، علی، حسین وحسن وغیرہ۔ عورتوں کے نام آسیہ، فاطمہ، عائشہ وغیرہ۔“(مراۃ المناجیح، کتاب الآداب، جلد05، صفحہ45، قادری پبلشرز لاہور)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)

www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net